# رقم کم زیادہ ہواور نفع نقصان برابر ہو تو ایسی شرکت کا حکم

ریفرنس نمبر:IEC-238 تاریخ:30-05-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم دو افراد سبزی کے کام میں شرکت کرنا چاہ رہے ہیں، دونوں رقم ملائیں گے ایک پارٹنر 30 فیصد اور دوسرا 70 فیصد اور جو پارٹنر 30 فیصد رقم ملائے گا وہی سارا کام کرے گا۔ ہم چاہ رہے ہیں کہ نفع و نقصان برابر برابر رکھیں، کیا ہمارا اس طرح کرنا درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں شرکت جائز ہے، اور کام کرنے والے شریک کو تیس فیصد سرمایہ ہونے کے باوجود کل نفع کا پچاس فیصد دینے میں شرعا حرج نہیں کیوں کہ وہ کام کر رہا ہے لھذا دوسرے شریک کی رضامندی سے اپنے راس المال کے تناسب سے زیادہ نفع مقرر کر سکتا ہے۔ البتہ تیس فیصد سرمایہ لگانے والے شریک پر 50 فیصد نقصان کی شرط لگانا درست نہیں، لیکن اس شرط سے شرکت فاسد نہیں ہوگی، بلکہ شرط خود ہی باطل ہو جائیگی اور نقصان ہونے کی صورت میں دونوں پارٹنرز پر ان کے سرمایہ کے لحاظ سے نقصان عائد ہوگا۔

کسی شریک پر اس کے سرمایہ سے زیادہ نقصان کی شرط لگانے سے شرکت فاسد نہیں ہوتی بلکہ خود شرط باطل ہے، اس سے متعلق امام رضی الدین محمد بن محمد الحنفی السرخسی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 571ھ فرماتے ہیں: "اشترکا فجاء احدھما بالف والآخر بالفین علی ان الربح والوضیعۃ نصفان، فالعقد جائز، و الشرط فی حق الوضیعۃ باطل، فان عملا وربحا، فالربح علی ما شرطا، وان خسرا فالخسران علی قدر راس فی مالھما۔۔ وھذا الشرط لا یکون مفسدا للعقد" یعنی: دو افراد نے اس طرح شرکت کی کہ ایک نے ایک ہزار اور دوسرے نے دو ہزار ملائے اس شرط پر کہ نفع و نقصان آدھا آدھا ہوگا تو عقد شرکت جائز ہے اور نقصان کے متعلق شرط باطل ہو جائے گی پھر اگر ان دونوں کے شرکت میں نفع ہوا تو وہ نفع مشروط

طریقے پر تقسیم ہوگا اور اگر نقصان ہوا تو نقصان ان کے سرمایہ کے تناسب کے لحاظ سے ہوگا۔۔اور یہ نقصان کی شرط عقد کو فاسد نہیں کرے گی۔

(المحیط رضوی، جلد 6، صفحہ 84، دار الکتب العلمیہ بیروت)

شرکت عنان میں ورکنگ پارٹنر کے لئے اس کے سرمایہ کے تناسب سے زیادہ نفع مقرر کرنا، جائز ہے جبکہ نقصان ہمیشہ سرمایہ کے تناسب سے ہوگا، اس سے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے: ”لو کان المال منھما فی شرکۃ العنان والعمل علی احدھما۔۔وان شرطا الربح للعامل اکثر من راس مالہ جاز علی الشرط۔۔والوضیعۃ ابدا علی قدر رؤوس اموالھما“ یعنی: اگر شرکت عنان میں سرمایہ دونوں شریک کا ہو اور کام ایک ہی پر مشروط ہو، اور کام کرنے والے پارٹنر کے لئے اس کے سرمایہ کے تناسب سے زیادہ نفع شرط ہو تو اس شرط پر شرکت کرنا جائز ہے، اور نقصان ہمیشہ سرمایہ کی مقدار کے مطابق تقسیم ہوگا۔

(فتاوی عالمگیری، جلد 2، صفحہ 336، دار الکتب العلمیہ بیروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اگر دونوں نے اس طرح شرکت کی کہ مال دونوں کا ہوگا مگر کام فقط ایک ہی کریگا اور **نفع دونوں۔۔برابر لیں گے یا کام کرنے والے کو زیادہ ملے گا تو جائز ہے۔**

(بہار شریعت، جلد 2، صفحہ 499، مکتبۃ المدینہ)

نقصان سے متعلق بہار شریعت میں ہے: ”نقصان جو کچھ ہوگا وہ راس المال کے حساب سے ہوگا، اس کے خلاف شرط کرنا باطل ہے۔

(بہار شریعت، جلد 2، صفحہ 491، مکتبۃ المدینہ)

**واللہ اعلم** عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــــــــــہ**

**ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی**

21 ذی القعدہ 1445ھ/29 مئی 2024ء



نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جا سکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com